خط

خط : ہم سب دوسروں سے بہت کچھ کہنا چاہتے ہیں۔ اپنے خیالات، اپنے حالات اور اپنے جذبات میں دوسروں کو شریک کرنے کے خواہش مند رہتے ہیں۔ اس خواہش کی تکمیل لکھی جائے تو اسے خط نویسی کہا جائے گا۔

اس کی دو اقسام ہیں:

۱۔ رسمی خط

۲۔ غیر رسمی خط

1۔ رسمی خط :

رسمی خط وہ خط ہوتے ہیں جو کسی صاحب اختیار کو بھیجے جاتے ہیں اور ان میں عام طور پر اپنے حالات و مسائل سے اسے آگاہ کیا جاتا ہے۔ اور ان مسائل کے حل کے لئے ایک طرح سے درخواست کی جاتی ہے۔ اس لیے رسمی خط اور درخواست میں کچھ فرق نہیں ہوتا۔ اخبارات کے مدیروں کو لکھے گئے خطوط بھی رسمی خطوط کہلاتے ہیں۔

2۔ غیر رسمی خط:

غیر رسمی خط وہ ہوتے ہیں جو اپنے دوستوں، عزیزوں، والدین اور بے تکلف جاننے والوں کو بھیجے جاتے ہیں۔ چونکہ ان خطوط میں اپنے جذبات اور خیالات کا بے ساختہ ذکر ہوتا ہے، اس لیے انہیں آدھی ملاقات بھی کہا گیا ہے۔

ایک اچھے خط کے لئے ضروری ہے کہ خط اس طرح لکھا جائے جیسے مکتوب الیہ آپ کے سامنے بیٹھا ہے۔ اور آپ اس سے باتیں کر رہے ہیں۔ ایک اچھے خط میں بے تکلفی سے مگر مکتوب الیہ کے مرتبے اور اس سے اپنے رشتے

خط کے لیے درج ذیل ہوتے ہیں:

۱۔ مقام روانگی (پتا)

۲۔ تاریخ

۳۔ القاب، اب

۴۔ خط کا متن ۵۔ رسمی اختتام ۶۔ مکتوب نگار کا نام وپتا

مقام روانگی اور تاریخ کاغذ کی پیشانی پر انتہائی دائیں جانب درج ہوتے ہیں۔ القاب و آداب، مکتوب الیہ سے اپنے تعلق اور مکتوب الیہ کے مرتبے اور منصب کی نسبت سے لکھے جاتے ہیں۔ اپنے والدین کے لیے احترام و عقیدت کے القاب اختیار کیے جاتے ہیں، جب کہ دوستوں سے بے تکلفی کا اظہار ہوتا ہے۔ اختتام مکتوب کسی دعا پہ کرنا چاہیے اور اپنا نام خط کے آخر میں بائیں جانب صفحے پر لکھنا چاہے۔ صفحے کے آخر پر دائیں جانب خالی جگہ پر مکتوب الیہ کا پورا نام درج آنا چاہیے۔

سوال نمبر ۱۔ اپنے دوست کو اپنے علاقے کے حالات کے متعلق خط لکھیں۔

کمرہ امتحان

شہر ا۔ ب۔ ج۔

۲۳ اپریل ۲۰۱۹ء

میرے پیارے دوست۔

اسلام و علیکم!

اُمید ہے آپ خیریت سے ہوں گے۔ بہت دن پہلے آپ کا خط ملا تھا۔ لیکن افسوس کہ میں بروقت جواب نہ دے سکا۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ میں اپنے علاقے میں کونسلر کے ساتھ مل کر اپنے علاقے کے مختلف مسائل حل

کو کھیل کود کا موقع نہیں ملتا۔ مشہور مقولہ ہے کہ صحت مند جسم کے اندر صحت مند دماغ ہوتا ہے۔ اس لئے تعلیم کے ساتھ ساتھ غیر نصابی سرگرمیاں بھی ضروری ہوتی ہیں۔

عرصہ دراز سے ہمارے علاقے میں صفائی کی طرف کوئی توجہ نہیں دی گئی۔ سڑکیں ٹوٹ پھوٹ کر تقریباً ختم ہو گئیں ہیں۔ جگہ جگہ کوڑے کرکٹ کے ڈھیر لگے ہیں۔ گٹر آئے دن بند رہتے ہیں۔ گند اپنی جگہ جگہ کھڑا ہے۔ بارش کے زمانے میں تو گندگی اور بدبو کی انتہا ہو جاتی ہے۔ گندگی اور گندے پانی کی وجہ سے مکھیوں، مچھروں اور زہریلے کیڑوں کی بھرمار ہے۔ علاقے کے لوگ بہت پریشان ہیں۔ خطرناک اور مہلک بیماریاں پھیل رہی ہیں۔ کیونکہ صفائی اور پانی کے نکاس کی صورت حال انتہائی خراب ہے۔

ہم نے یہ عرضداشت حکام بالا تک پہنچا دی ہیں۔ اُمید ہے متعلقہ حکام معاملے کی نزاکت کو محسوس کریں گے اور احساس ذمہ داری سے کام لیتے ہوئے ان مسائل کے جلد حل کے لئے موثر اقدامات کریں گے۔ آپ بھی ان چھٹیوں میں آکر ہمارا ہاتھ بٹائیں۔

اللہ تعالیٰ آپ سب کا حامی و ناصر ہو۔

آپ کا پیارا دوست۔

ا۔ ب۔ ج۔

سوال نمبر 2۔ اپنے شہر کے میونسپل ایڈمنسٹریٹر کو خط لکھیں اور شاپنگ بیگ کے نقصانات سے آگاہ کرتے ہوئے انھیں تلف کرنے کی تجاویز دیں۔

کمرہ امتحان

شہر ا۔ ب۔ ج۔

مکرمی جناب ایڈمنسٹریٹر صاحب میونسپل کمیٹی، لاہور

السلام و علیکم !

اُمید ہے کہ آپ اللہ کے فضل و کرم سے خیریت سے ہوں گے۔

محترم جناب ! آج آپ کو میں نہایت ہی تشویش ناک مسئلے کی طرف متوجہ کرنا چاہتا ہوں ہم روزمرہ زندگی میں پلاسٹک سے بنے ہوئے شاپنگ بیگ میں سامان گھر لاتے ہیں اور پھر انہیں کوڑوں کے ڈھیر میں پھینک دیتے ہیں۔ لیکن بد قسمتی یہ ہے کہ کافی عرصہ-------------پر توجہ نہیں دیتا۔ ان شاپنگ بیگ کی وجہ سے فضا میں قدرتی گیس کا سبب بنتا ہے جس کی وجہ سے ماحول پر برا اثر پڑتا ہے۔ اس کے بعد ایسے لوگوں کو الرجی دمہ اور کوئی مہلک امراض کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔

حکومت کو چاہیے ان شاپنگ بیگز کے استعمال پر پابندی لگادیں اور ان کی جگہ کوئی اور متبادل انتظام کرے۔ دوسرا ان شاپنگ بیگز کو ٹھکانے لگانے کے لیے ہر قصبے کی سطح پر کچرا تلف کرنے والی مشینوں کا بندوبست کریں تاکہ ہم پاکستان کو صاف رکھیں اور اپنی آنے والی نسلوں کو محفوظ بنا سکیں۔ پلاسٹک بیگز کے استعمال کے خلاف قانون سازی کی جائے۔

اُمید ہے کہ میری ان تجاویز پر غور کریں گے۔ عوام الناس میں شاپنگ بیگوں کے نقصانات سے متعلق آگاہی مہم چلائی جائے ۔ میں دعا کروں گا کہ اللہ آپ اور حکومت کو اپنی ذمہ داریوں پر پورا اترنے کی توفیق دے۔ شکریہ۔

آپ کا مخلص

ا۔ ب ۔ ج۔

سوال نمبر 3۔ دوست کو بورڈ میں اوّل آنے پر مبارکباد کا خط لکھیں۔

شہر ا۔ ب۔ ج۔

۲۳ جون ۲۰۱۹ء

میرے پیارے دوست علی

السلام علیکم !میں خیریت سے ہوں آپ کی خیریت خداوند کریم سے نیک مطلوب ہوں۔

آج صبح اخبار لیا تو میری نظر اچانک ایک جلی سرخی پر پڑی۔ سرخی تھی۔ "راولپنڈی بورڈ نے انٹرمیڈیٹ کے نتیجے کا اعلان کردیا ہے۔" جونہی آگے پڑھنا شروع کیا رتو لکھا تھا کہ علی رول نمبر 153350 نے پری انجینئرنگ گروپ میں 980 نمبر حاصل کرکے اول پوزیشن حاصل کی۔ میری خوشی کی انتہا نہ رہی۔ جی چاہتا تھا کہ اڑ کر تمہارے پاس پہنچ جاؤں اور گلے لگا کر مبارکباد پیش کروں۔ میں نے اباجی کو بتایا تو وہ بھی بہت خوش ہوئے۔ انہوں نے کہا بیٹا دیکھو تمہارے دوست نے سخت محنت کی اور اللہ تعالی نے آج اسے عظیم کامیابی سے سرفراز کیا ہے۔ قاعدہ ہے کہ جو لوگ سخت کوش ہوتے ہیں وہی سربلند ہوتے ہیں۔

علی !میری طرف سے اپنی اس شاندار کامیابی پر دلی مبارک باد قبول کیجئے۔ تمہاری دلی مراد بر آئی ہے اور محنت شاقہ رنگ لائی ہے۔ اللہ تعالی تمہیں زندگی کے تمام مراحل میں ایسی ہی کامیابیوں سے سرفراز فرمائے۔ میں جلد ہی تمہارے پاس آؤں گا۔ آنے سے پیشتر تمہیں اطلاع دوں گا۔

میری طرف سے اپنے والدین کو بھی مبارکباد پیش کریں۔ ملیں گے تو پھر بات چیت ہوگی۔

آپ کا مخلص دوست

ا۔ ب۔ ج۔

کمرہ امتحان

شہر ا۔ ب۔ ج۔

۲۳ اگست ۲۰۱۹ء

عزیزم برادرم خضر حیات !

السلام علیکم ! کل بازار میں اچانک تمہارے دوست انور سے ملاقات ہوئی اس کی زبانی معلوم ہوا کہ تم خوب دل لگا کر پڑھ رہے ہو اور ہر ٹیسٹ میں اول آتے ہو۔ بڑی خوشی کی بات ہے کہ تمہاری تعلیمی کارکردگی نہایت تسلی بخش ہے۔ لیکن یہ جان کر دکھ ہوا کہ تم بیمار رہنے لگے ہو اور تمہاری صحت روز بروز گر رہی ہے۔

عزیزم ! یہ درست ہے کہ آج کا دور مقابلے کا دور ہے وہی کامیاب ہے جو دوسروں کو پیچھے چھوڑ کر آگے نکل جاتا ہے۔ زندگی میں اپنا مقصد حاصل کرنے کے لیے سخت محنت اور انتھک کوشش درکار ہے۔ لیکن یہ بھی یاد رکھیے کہ صحت ہر شے سے افضل ہے۔ بیمار آدمی تو نکارہ، مایوس اور بددل ہو کر رہ جاتا ہے اور اپنی منزل پر نہیں پہنچ سکتا۔ میرا کہنے کا مقصد یہ ہے کہ صرف کتابی کیڑا بن کر نہ رہو۔۔۔ اپنی صحت کا بھی خیال رکھو۔ صبح و شام سیر کیا کرو۔ کوئی کھیل کھیلا کرو کرو اور ورزش بھی شروع کردو۔۔۔ سیر و تفریح اور کھیل کو انسانی زندگی میں بڑی اہمیت حاصل ہے۔ ہمیں تمہاری زندگی عزیز ہے۔ مجھے امید ہے کہ تم میری ان باتوں پر کان دھرو گے۔ اور باقاعدہ سیر و تفریح کے لئے جایا کرو گے اور کوئی ہلکا پھلکا کھیل بھی کھیلا کرو گے۔ اباجان تمہاری صحت کے بارے میں بہت فکرمند ہیں۔

والسلام

تمہارا بھائی

سوال نمبر 5۔ والدہ کو تفریحی مقام کی سیر کے بارے خط لکھیں۔

کمرہ امتحان

شہر ا۔ ب۔ ج

۲۸ اپریل ۲۰۱۹ء

محترمہ والدہ صاحبہ!

السلام علیکم! امی جان آپ کی دعاؤں سے بخیریت مری پہنچ گیا ہوں۔ سفر بڑے آرام سے گزرا امی جان! جب ہم راولپنڈی سے چلے تو سخت گرمی تھی مگر جونہی گاڑی پہاڑیوں پر چڑھی تو موسم میں خنکی آگئی ہم جتنا اوپر چڑھتے گئے موسم خوشگوار اور درجہ حرارت کم ہوتا گیا۔ راستے میں ایک دو جگہ خوف بھی محسوس ہوا۔ مگر چچا جان کی مہارت ہمیں بڑے آرام سے آگے بڑھاتی رہی۔ اب تو مری کی سڑک بھی کشادہ ہو گئی ہے کہیں کہیں ایک دو موڑ خطرناک ہیں مگر ویسے نہیں جیسے کہ کبھی پہلے تھے۔ بہرحال پنڈی سے ایک گھنٹے میں مری آپہنچے۔

یہاں چاروں طرف سبزہ ہی سبزہ ہے نیچے پہاڑ کی وادیوں میں چنار کے درخت اور سبزہ بڑا خوش نما منظر پیش کرتے ہیں پہاڑ پر کھڑے یوں محسوس ہوتا ہے کہ تمام درخت ایک ہی سطح پر آکر بڑھنا رک گئے ہیں نیچے کھائیوں سے ابھرنے والے اور پہاڑ کی بلندی پر سے پھوٹنے والے درخت قد و قامت میں برابر دکھائی دیتے ہیں۔ ان مناظر سے لطف اندوز ہو کر ہم ڈاک بنگلے چلے آئے۔

تھوڑی دیر آرام کرنے کے بعد پھر سب نے مل کر مری کی سیر کی۔ پنڈی پوائنٹ سے رات کے وقت راولپنڈی اور اسلام آباد ایک جھلملاتی روشنیاں کیا حسین مناظر ہیں مال روڈ کی سیر کی۔ کشمیر پوائنٹ سے پنڈی پوائنٹ تک گھومے۔ امی یہاں کھانے پینے کا بہترین انتظام ہے پھر میرے ساتھ جان اور صرف گھر والے ہیں آپ فکرمند نہ ہوں۔ انشاءاللہ اگلے سال میں آپ کو بھی مری کی سیر کرواؤں گا۔

یہاں ہر طرح سے خیریت سے ہے۔ قبلہ والد محترم کی خدمت میں میرا سلام و آداب عرض، سب بہن بھائی بھی اپنے تایا جان کو سلام عرض کر رہے ہیں، چچی چچا جان کا آپ دونوں کو آداب اور بچوں کو پیار۔

والسلام

آپ کا بیٹا

ا۔ب۔ج

سوال نمبر 6۔ نظام تعلیم کی خرابیوں کے بارے میں اخبار ایڈیٹر کے نام خط لکھیں۔

کمرہ امتحان

شہر ا۔ب۔ج۔

۱۳ مارچ ۲۰۱۹ء

محترم جناب ایڈیٹر صاحب روزنامہ جنگ راولپنڈی

السلام علیکم !

میں آپ کے موقر روزنامے کے وساطت سے موجود طرز تعلیم کے بارے میں چند امور ارباب علم و دانش کی توجہ کے لئے پیش کر رہا ہوں کہ ان کا تعلق قوم کے مستقبل سے ہے۔ سچ تو یہ ہے کہ نظام تعلیم ہی کسی قوم کے تہذیبی اور ارتقائی رخ کا تعین کرتا ہے۔ جو قوم مکتب کی فضاء تعلیم کے تقدس اور نصاب کی عظمت کو نظر انداز کر دیتی ہے وہ بدلتے ہوئے حالات کی سختیوں اور سنگینیوں کا مقابلہ نہیں کر سکتی اور آخر کار مٹ جاتی ہے۔

جناب عالی ! ہمارا موجودہ نظام تعلیم لارڈ میکالے کا ترتیب دیا گیا وہ نظام ہے جس کی کو رائج کر کے انگریز اپنے قدم اس ملک میں مضبوط بنانا چاہتے تھے۔ وہی غلامانہ نظام آج بھی جبکہ ہمیں آزاد ہوئے تقریباً 62 سال ہونے کو

جناب عالی ! ہمیں تو وہ نظام اور نصاب تعلیم چاہیے جو کہ ہماری نئی نسل کو لامتناہی ادراک ، خود شناسی الفت رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ، کردار سازی اور ارتقائے حیات ، اسلامی ریاست کے ماحول کی تخلیق اور انفرادیت کے ارتقاء جیسے نقاط سکھائے اور سمجھائے۔ ہمیں اپنی نوجوان نسل کی اصلاح کے لئے نہ صرف نظام تعلیم ، سائنسی بنیادوں پر قائم کرنا ہوگا۔ بلکہ اساتذہ کو بھی معاشرے میں جائز مقام دینا ہے تاکہ وہ پورے اطمینان اور دل جمعی سے تدریس کا سلسلہ جاری رکھ سکیں ۔ والدین کو اساتذہ کی عزت افزائی کرنا چاہیے۔ پھر دیکھیں کس قدر باکمال اور باصلاحیت نوجوان سامنے آتے ہیں۔

والسلام

آپ کا مخلص

ا۔ ب۔ ج۔

سوال نمبر ۷۔ امتحان میں ناکامی کی اطلاع کا خط والد صاحب کے نام لکھیں۔

کمرہ امتحان

شہر ا۔ ب۔ ج۔

۲۳ اگست ۲۰۱۹ء

محترم قبلہ والد صاحب !

السلام علیکم !

میں خیریت سے ہوں اور آپ کی خیریت خداوند کریم سے نیک مطلوب ہوں۔

صورت۔۔۔۔۔۔آپ جانتے ہیں کہ میں اپنے گلے میں کی کرکٹ کے چند۔۔۔۔کھلاڑیوں میں سے تھا۔ اور میں نے۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔کالج کی تاریخ میں پہلی بار ہمارے کالج نے گارڈن کالج کو ہرا کر فائنل جیت لیا۔ مین آف میچ مجھے قرار دیا گیا مگر اس کا منفی نتیجہ یہ نکلا کہ میں ریاضی کے پرچہ میں مناسب تیاری نہ ہونے کے باعث فیل ہو گیا۔ فزکس میں بھی میرے نمبر واجبی تھے۔ لیکن کیمسٹری میں میں کلاس میں اوّل آیا کیونکہ کیمسٹری میرا فیورٹ مضمون ہے۔ اس کے علاوہ اُردو اور انگریزی میں میرے بالترتیب 75 اور 65 نمبر تھے۔

ابا جان! مجھے اس بات کا بخوبی احساس ہے کہ آپ نے مجھ سے کیا توقعات وابستہ کر رکھی ہیں۔ میں نے پرنسپل صاحب سے اپنی تشویش کا ذکر کیا تو انہوں نے کمال مہربانی سے کام لیتے ہوئے کالج کے اُن اساتذہ کو مجھ پر انفرادی توجہ دینے کی ہدایت کی جن سے ٹیوشن پڑھنے کے لئے بھی لوگ ترستے ہیں۔ میں آپ کو مکمل یقین دلاتا ہوں کہ امتحان آنے تک میں اپنی ہر کوتاہی اور کمی کو پورا کر لوں گا۔ اور انشاء اللہ میں بورڈ میں نمایاں کارکردگی دکھا کر آپ کی توقعات پر پورا اتروں گا۔

میری طرف سے ماں جی کو سلام و آداب۔ احسن کو پیار مریم کو سلام۔ آپ کو بھی بہت بہت آداب۔

والسلام

آپ کا تابع فرمان بیٹا

ا۔ ب۔ ج۔

سوال نمبر 8۔ خط لکھ کر چھوٹے بھائی کو دل لگا کر پڑھنے کی تلقین کریں۔

کمرہ امتحان

۲۳ جولائی ۲۰۱۹ء

عزیزم برادرم راشد !

السلام علیکم ! ہم بخیریت ہیں اور اُمید ہے تم بھی بفضل رب العزت خیر و عافیت سے ہو گئے۔ کل تمہارے کالج کی طرف سے تمہارے داخلی امتحان کی رپورٹ موصول ہوئی رپورٹ پڑھ کر دلی دکھ ہوا کے تم نے معیاری نمبر حاصل نہیں کئے اور انگلش میں تو بمشکل پاس ہو۔ والد صاحب کی دلی تمنا تھی کہ تم اچھے نمبروں سے ایف ایس سی کرو گے۔ اور میڈیکل کالج میں داخلہ لو گے۔ والد صاحب ! امتحان کی رپورٹ دیکھ کر شکستہ دل ہو گئے ہیں۔ تمہاری تعلیمی پستی کی ایک ہی وجہ ہے کے تم آوارہ اور نالائق لڑکوں کی صحبت اختیار کر رہے ہو اگر تمہاری دوستی لائق اور محنتی طلباء سے ہوتی تو تم بھی لائق ہوتے۔ اور آج ہمیں رپورٹ پڑھ کر افسوس نہ ہوتا۔

راشد ! ۔ کامیابی صرف ان کے قدم چومتی ہے جو سچی لگن اور تڑپ سے اپنے مقصد کے حصول کے لیے کوشاں رہتے ہیں۔ ابھی وقت ہے اب بھی سنبھل جاؤ تو بات بن سکتی ہے۔ ابھی امتحان میں تین ماہ باقی ہیں۔۔۔۔۔۔۔۔۔ برے لڑکوں کی صحبت ترک کردو تو قسمت جاگ سکتی ہے اور تم اپنے مقصد کو پا سکتے ہو۔ اباجان تمہارے روشن مستقبل کے خواہاں ہیں اُمید ہے تم میری باتوں پر صدق دل سے توجہ دو گے۔ اللہ تعالی تم کو کامیاب و کامران کرے۔

والسلام

آپ کا بھائی

ا۔ ب۔ ج۔

کمرہ امتحان

شہر ا۔ ب۔ ج۔

۲۷ ستمبر ۲۰۱۹ء

محترم قبلہ والد صاحب!

السلام علیکم! اُمید ہے کہ گھر میں سب لوگ خیریت سے ہوں گے۔

آپ جانتے ہیں کہ میرے اور آپ کے درمیان اعتماد کا ایک ایسا بے مثال اور۔۔۔۔۔۔ رشتہ موجود ہے۔ جو ہزاروں میں ایک آدھ باپ بیٹے کے درمیان ہوتا ہے اس سے ضرورت پیش آتی ہے کہ کہ میری بورڈ۔۔۔۔۔۔۔ میں آپ کو اس ناکامی کی وجوہات گوش گزار کرنا چاہتا ہوں۔

ابا جان! جیسا کہ آپ کو معلوم ہے کہ میں میٹرک کی سطح تک تقریری مقابلوں میں اوّل آتا رہا ہوں اور میں نے اس سلسلے میں پہلے ضلع بھر اور پھر صوبائی سطح پر بھی بہترین مقرر کے ٹائٹل جیتے ہوئے ہیں میٹرک میں میرے نمبر بہت اچھے آئے تھے۔ میں نے کالج میں ہم نصابی سرگرمیوں کی بنیاد پر داخلہ بھی نہیں لیا تھا کیونکہ میرا داخلہ اوپن میرٹ پر ہوگیا تھا۔ نجانے میرے کس ساتھی نے پرنسپل تک یہ بات پہنچائی کی میں بہترین مقرر ہوں۔ پھر پرنسپل صاحب نے مجھے لٹریری سرکل کا انچارج بنا دیا اور ضلع میں جہاں کہیں بھی تقریری مقابلہ ہوتا مجھے اس میں نامزد کیا جاتا رہا۔ جس کا مثبت نتیجہ تو یہ نکلا کہ ہمارے کالج میں اس سال ہونے والے تمام تقریری مقابلوں میں اوّل انعام جیتا۔ لیکن منفی نتیجہ اس کا یہ نکلا کہ میں پری بورڈ میں تیاری نہ ہونے کے باعث میں ریاضی اور کیمسٹری ناکام ہوگیا۔

ابا جان! آپ بالکل متفکر نہ ہوں میرے پاس ابھی تین چار ماہ کا وقت موجود ہے۔ میں آپ سے وعدہ کرتا ہوں کہ انشاءاللہ میں آپ کے اعتماد پر پورا اترنے کی بھرپور کوشش کروں گا اور دن رات محنت کرکے زیادہ سے زیادہ نمبر لوں گا تاکہ مجھے انجینئرنگ یونیورسٹی لاہور میں داخلہ مل سکے۔ اس سلسلے میں مجھے آپ کی اور امی جان بھی دعاؤں کی سخت ضرورت ہے۔

فقط والسلام

آپ کا فرمانبردار بیٹا

ا۔ ب۔ ج۔

سوال نمبر 10۔ چھوٹے بھائی کے نام انٹرنیٹ کے فوائد و نقصانات کے بارے میں خط لکھ کر آگاہ کریں۔

کمرہ امتحان

شہر ا۔ ب۔ ج۔

۲۱ اپریل ۲۰۱۹ء

عزیزم برادرم عاطف !

السلام علیکم ! میں بخیریت ہوں اور آپ کی خیریت خداوند کریم سے نیک مطلوب ہوں۔

صورت احوال انکہ۔ مجھے انور بھائی نے بتایا ہے کہ اباجان نے آپ کو انٹرنیٹ کی سہولت فراہم کر دی ہے میں چونکہ کے ملازمت کے حوالے سے آپ سے دور ہوں اس لیے میرا دل چاہتا ہے کہ آپ کو انٹرنیٹ کے فوائد و نقصانات سے آگاہ کردوں تاکہ آپ انٹرنیٹ سے صحیح طور پر مستفید ہو سکیں۔

عزیزم ! انٹرنیٹ نے جغرافیائی فاصلوں کو کم ہی نہیں کیا بلکہ اسے ختم کردیا ہے اس کی ذریعے فاصلاتی گفتگو سے باہمی میل جول میں گرانقدر اضافہ کیا ہے۔ انٹرنیٹ سے زندگی کے تقریباً ہر شعبے میں رابطہ کی ایسی سہولت

تعلیم ،ہر شعبہ زندگی میں اشتراک و باہمی رابطے کے امکانات انتہائی وسیع ہوگئے ہیں اس سہولت سے معاشتی تعلیمی اور تفریحی فوائد حاصل ہوئے ہیں۔ تعلیمی مقاصد کے حصول میں انٹرنیٹ ایک قابل اعتماد اور تجربہ کار استاد کی طرح مددگار ثابت ہوتا ہے۔

عزیزم ! جہاں انٹرنیٹ کے اتنے فوائد ہیں وہاں اس کے بہت سے نقصانات بھی ہیں اس کا سب سے بڑا نقصان تو یہ ہے کہ گمراہی کے بے شمار دروازے کھل جاتے ہیں اور باقاعدہ تربیت نہ ہونے کی وجہ سے بزرگوں کو پتہ بھی نہیں چلتا کہ کب پانی سر سے گزر گیا ہے۔ اس بے راہ روی کی بدترین صورت تو یہ ہے کہ نوجوان لڑکے لڑکیاں اس کے ذریعے محض لطف و تفریح کے لئے ایک دوسرے سے رابطہ کرتے ہیں۔

عزیزم ! تم فرسٹ ایئر کے طالب علم ہو اور اپنا نفع نقصان سمجھ سکتے ہو۔ میں نے آپ کو انٹرنیٹ کے دونوں پہلو بتا دیئے ہیں تاکہ تم اس کے غلط استعمال سے محفوظ رہ سکو۔ میں اُمید کرتا ہوں کہ تم میری ان ہدایات کی روشنی میں انٹرنیٹ کی سہولت سے استفادہ کروگے۔

میری طرف سے امی جان اور ابو جان کی خدمت میں آداب اور قدم بوسی۔ ماہا کو پیار۔ انکل اور آنٹی کو سلام۔

فقط والسلام

آپ کا بھائی

ا۔ ب۔ ج۔

سوال نمبر11۔ دوست کی والدہ کی وفات پر دوست کو تعزیتی خط لکھیں۔

کمرہ امتحان

۲۲ اکتوبر ۲۰۱۹ء

میرے پیارے دوست محسن !

السلام علیکم !

کل اکرم کی زبانی معلوم ہوا کہ آپ کی والدہ ماجدہ اس دنیائے فانی سے عالم بقا کو سدھار چکی ہیں۔ یہ خبر مجھ پر بجلی بن کر گری آنکھیں اشکبار ہو گئیں۔ وہ تو مجھے اپنا بیٹا سمجھتی تھیں اور میری کامیابی کی دعائیں کیا کرتی تھیں۔ تمہارا خیال آیا کہ تم پر کیا بیتی ہو گی۔ ماں کے اُٹھ جانے سے تو دنیا ویران ہو جاتی ہے۔ دل کی کائنات لوٹ جاتی ہے پیار کا سائبان سر سے اتر جاتا ہے اور دعاؤں کے خزینے سے انسان محروم ہو جاتا ہے۔

محسن ! ماں شفقت کا پیکر اور محبت کا مجسمہ ہوتی ہے۔ یہی ایک ہستی ہے جس کی محبت بے غرض اور بے لوث ہوتی ہے۔ میں آپ کو کیسے تسلی دوں صرف رسمی الفاظ ہی میں خداوند تعالی آپ کو اس جان کا صدمے کو جھیلنے کا حوصلہ عطا کرے۔ انسان مشیت ایزدی کے سامنے بے بس ہے اسے دم مارنے کی مجال نہیں۔ خدا کے آئین میں کوئی تبدیلی نہیں لا سکتا۔ موت کا ایک دن معین ہے اس مقررہ وقت کو ٹالا نہیں جا سکتا۔ بقول انیس:

رُک جاتی ہے شمشیر کی ضربت تو سپر سے
ساعت وہ اجل کی ہے کہ ٹلتی نہیں سر سے

ایسے موقعوں پر انسان صبر و شکر کے سوا اور کیا کر سکتا ہے۔ صبر کرو نماز پنجگانہ ادا کیا کرو تمہارا نماز پڑھنا اُن کے لئے اللہ کے حضور میں دعاوں کا وسیلہ ہوگا۔

فقط والسلام

آپ کا غمگسار

سوال نمبر 12۔ دوست کے نام ۔۔۔ چھٹیوں پر اپنے پاس ۔۔۔۔۔ دعوت کا خط لکھیں۔

کمرہ امتحان

شہر ا۔ ب۔ ج۔

۲۳ اپریل ۲۰۱۹ء

پیارے دوست عباس !

السلام علیکم ! میں بخیریت ہوں آپ کی خیریت خداوند کریم سے نیک مطلوب ہوں۔

صورت احوال انکہ ! آپ کو یاد ہوگا کہ پچھلے سال میں نے آپ کے ہاں گرمیوں کی تعطیلات کا ایک مہینہ گزارا تھا۔ اور اس وقت میں نے تم سے اور انکل آنٹی سے بھی وعدہ لیا تھا کہ اگلے سال تم میرے ساتھ گرمیوں کی تعطیلات گزارو گے۔ مجھے یقین ہے کہ تمہیں وہ وعدہ یاد ہوگا۔

تو اگلے ہفتے جب چھٹیاں شروع ہو جائیں تو انکل اور آنٹی کے ہمراہ فوراً تشریف لائیں۔ میں نے پورا پروگرام ترتیب دے دیا ہے کہ ہمیں چھٹیاں کیسے اور کہاں گزارنی ہیں۔ پروگرام کی تفصیل کچھ یوں ہے۔

مری کی سیر۔	ایک ہفتہ
اسلام آباد کے تفریحی مقامات۔	ایک ہفتہ
شمالی علاقہ جات ناران، کاغان اور جھیل سیف الملوک۔	دو ہفتے

اس کے علاوہ ٹیکسلا کے آثار قدیمہ کی سیر کی جائے گی۔

مجھے اُمید ہے کہ تم اس سلسلے میں کوئی بہانہ نہیں بناؤ گے۔ انکل اور آنٹی میرے والدین کے ساتھ رہیں گے۔ اور انشاءاللہ پچھلی بار کی طرح اس بار بھی ہماری تعطیلات انتہائی خوشگوار گزریں گی۔

آخر میں انکل اور آنٹی کو میری طرف سے بہت بہت سلام۔ سہیل کو پیار، امی اور ابو بھی انکل اور آنٹی کو سلام

والسلام

تمہارا دوست

ا۔ب۔ج۔

سوال نمبر 13۔ اپنے چھوٹے بھائی کے نام خط لکھیے جس میں اسے ہدایات کیجئے کہ "فلم بینی "ترک کردے اور تعلیم کی طرف توجہ دے۔ نیز دور حاضر میں "فلم بینی" کے بڑھتے ہوئے شوق کے مکروہ پہلوؤں پر تبصرہ کیجئے۔

کمرہ امتحان

شہر ا۔ب۔ج۔

۲۳ نومبر ۲۰۱۹ء

برادر عزیز محمد سلیم !

السلام علیکم !

کل بازار میں سرراہ کے دوست محمد فاروق سے میری ملاقات ہوئی۔ انہوں نے بتایا کہ آپ کا رجحان آج کل فلم بینی کی طرف جا رہا ہے جس کا سن کر مجھے بڑا صدمہ ہوا۔ شاید ہمارے خاندان میں واحد تم ہی ہو جو اس بُری لت میں بتلا ہو چکے ہو۔ ممکن ہے آپ نے کالج میں داخلہ لے کر یہ بُری عادت شوقیہ اپنا لی ہو، لیکن جب یہ عادت راسخ ہو جائے گی تو پھر آپ کے لیے اس سے چھٹکارا حاصل کرنا انتہائی دشوار ہو جائے گا۔ کالج میں داخلے کا ہرگز یہ

ہے وہاں دولت کا بھی بہت بڑا زیاں ہوتا ہے۔ کیونکہ فلم بینی ایک مہنگا شوق ہے۔ ایک اندازے کے مطابق ایک عام آدمی اوسطاً چار سے پانچ ہزار سالانہ خرچ کر دیتا ہے۔ جبکہ مہنگی اور زیادہ فلم دیکھنے والوں کے اخراجات اس سے کئی گناہ زیادہ ہوتے ہیں۔

آج کل گھٹیا اور فحش فلمیں سینما گھروں کی زینت بنی ہوئی ہے جو کہ انتہائی غیر اخلاقی ہیں جن کا تدارک اور روک تھام ہونا بہت ضروری ہے، کیونکہ فحش کہانیوں پر بننے والی فلموں کو دیکھنے والوں کے نہ صرف اخلاق تباہ ہوتے ہیں بلکہ وضع قطع عادات پسند وناپسند، مشاغل و مصروفیات حتی کہ معاشی اور اقتصادی استحصال بھی ہوتا ہے۔ آپ اس سے بخوبی آگاہ ہیں کہ نوجوانوں کے اندر اخلاقی جرائم کی کثرت وقت ایسی ہی چیزوں کی مرہون منت ہے۔

مذکورہ بالا حقائق کی روشنی میں آپ کو مفید مشورہ دیتا ہوں اور اس بات کی نصیحت کرتا ہوں کہ آپ بغیر کسی تاخیر کے فلم بینی کے شوق کو ترک کردیں اور اپنے دیگر دوستوں کو بھی اس بُری عادات کے مکروہ پہلوؤں سے مطلع کریں۔ اُمید ہے آپ اس عادت کو جلد از جلد خیر آباد کہہ کر مجھے مطلع کریں گے۔

والسلام

آپ کا بڑا بھائی

ا۔ ب۔ ج۔

سوال نمبر 14۔ اپنے دوست کے نام خط لکھ لے کر اسے تعلیم میں دلچسپی لینے کی نصیحت کریں۔

کمرہ امتحان

۲۳ اپریل ۲۰۱۹ء

پیارے دوست اسد !

السلام علیکم ! ہم بخیریت ہیں اور امید ہے تم بھی بفضل رب العزت خیر و عافیت سے ہوگے۔ کل محسن کی زبانی پتہ چلا کہ کالج کی طرف سے تمہارا داخلی امتحان کی رپورٹ پڑھ کر دلی دکھ ہوا کہ تم نے معیاری نمبر حاصل نہیں کئے انگلش میں بمشکل پاس ہو۔ دوست تمہارے والد کی دلی تمنا تھی کہ تم اچھے نمبروں سے ایف ایس سی پاس کروگے۔ اور میڈیکل کالج میں داخلہ لوگے۔ امتحان کی رپورٹ دیکھ کر وہ بھی شکستہ دل ہوگئے ہیں۔ تمہاری تعلیمی پستی کی ایک وجہ ہے کہ تم آوارہ اور نالائق لڑکوں کی صحبت اختیار کرتے رہے ہو۔ اگر تمہاری دوستی لائق اور محنتی طلبہ ہوتی تو تم بھی لائق ہوتے۔ اور آج ہمیں رپورٹ پڑھ کر افسوس نہ ہوتا۔

اسد ! ۔ کامیابی صرف ان کے قدم چومتی ہے جو سچی لگن اور تڑپ سے اپنے مقصد کے حصول کے لئے کوشاں رہتے ہیں ابھی وقت ہے اب بھی سنبھل جاؤ تو بات بن سکتی ہے۔ ابھی امتحان میں تین ماہ باقی ہیں آج سے اگر محنت کرنا شروع کردو۔ اور برے لڑکوں کی صحبت ترک کردو تو قسمت جاگ سکتی ہے اور تم اپنے مقصد کو پا سکتے ہو۔ تمہارے اباجان کے دوسرے افراد روشن مستقبل کے خواہاں ہیں۔ اُمید ہے تم میری باتوں پر صدق دل سے توجہ دوگے۔ ہم سب دوستوں کی طرف سے دلی دعا ہے کہ اللہ تعالی تم کو کامیاب و کامران کرے۔

والسلام

آپ کا دوست

ا۔ ب۔ ج۔

سوال نمبر 15۔ آپ اپنے کالج کی ہسٹاریکل سوسائٹی کے ساتھ لاہور کی تاریخی عمارات دیکھنے گئے تھے۔ اپنے والد کے نام خط لکھیے۔ جس میں اس سیر کا بھی ذکر کیجیے۔

کمرہ امتحان

شہر ا۔ ب۔ ج۔

۲۳ دسمبر ۲۰۱۹ء

پیارے ابو جان!

السلام علیکم! اُمید ہے کہ گھر میں سب لوگ خیریت سے ہوں گے۔ آپ کو تو علم ہے کہ پچھلے چھ ماہ سے میں نے پڑھائی کے سلسلے میں خود کو پابند کیے رکھا۔ جیسا کے آپ کو معلوم ہے کہ امتحانات ختم ہو چکے ہیں لہذا کالج کی ہسٹاریکل سوسائٹی نے لاہور کی تاریخی مقامات کی سیر کا پروگرام بنایا جس میں، میں نے اور میرے دوستوں نے شمولیت اختیار کی۔ اس سفر کی کہانی کچھ یوں شروع ہوتی ہے۔

ہم صبح چھ بجے راولپنڈی سٹیشن سے روانہ ہوئے۔ لاہور پہنچ کر ہم ٹرین سے اترے، ہم نے فیصلہ کیا کہ فن تعمیرات کی چند شاہ کار عمارتوں کی سیر کریں جن کی وجہ سے لاہور کو شہرت حاصل ہے۔ جیسے کہ لاہور کا شاہی قلعہ ،بادشاہی مسجد اور مینار پاکستان۔ میں مانتا ہوں کہ میں کبھی بھی تاریخی عمارتوں کی سیر کرنے کا شائق نہیں رہا لیکن پھر بھی مجھے یہ ضروری معلوم ہوا کہ جاکرانہیں ایک بار دیکھ تو لوں۔ شاہی قلعہ کی سفید قعلی والی دیواریں بلاشبہ نہایت متاثر کن ہیں۔ میں نے کھنڈرات میں سیر کر کے بہت لطف اٹھایا ،جو مغل بادشاہت کی اداس کر دینے والی یادگاریں ہیں جو سولہویں ،سترہویں اور اٹھارہویں صدی میں برصغیر میں قائم رہی۔ مختلف جگھوں پر معلوماتی بورڈ آویزاں تھے تاکہ سیر کے لیے آنے والوں کو مغل بادشاہت کی اہمیت سے متعلق آگاہی حاصل ہو سکے۔

شاہی مسجد بھی بہت شان دار تھی۔ تاہم میری گہری یادداشتوں کا تعلق عظیم الشان محرابوں اور ترشے ہوئے پتھروں سے ہے۔ اس کے بعد ہم جناح باغ گئے جو لاہور کے خوب صورت ترین باغوں میں سے ایک ہے۔ ہم نے اقبال کا مزار بھی دیکھا اور فاتح خوانی بھی کی۔ ہمارا واپسی کا سفر بہت خوشگوار رہا۔ اس تفریح کا مقصد ہمیں

دعاؤں کا طالب گار

آپ کا بیٹا

ا۔ ب۔ ج۔

سوال نمبر 16۔ دوست کے نام خط لکھ کر اُس کی والدہ کی وفات پر تعزیت کیجیے۔

کمرہ امتحان

شہر ا۔ ب۔ ج۔

۲۳ اپریل ۲۰۱۹ء

میرے پیارے دوست سرمد!

السلام علیکم! کل اکرم کی زبانی معلوم ہوا کہ آپ کی والدہ ماجدہ اس دنیائے فانی سے عالم بقا کو سدھار چکی ہیں۔ یہ خبر مجھ پر بجلی بن کر گری آنکھیں اشکبار ہو گئیں۔ وہ مجھے اپنا بیٹا سمجھتی تھیں اور میری کامیابی کی دعائیں کیا کرتی تھیں۔ تمہارا خیال آیا کہ تم پر کیا بیتی ہو گی۔ ماں کے اٹھ جانے سے تو دنیا ویران ہو جاتی ہے۔ دل کی کائنات لٹ جاتی ہے پیار کا سائبان سر سے اتر جاتا ہے اور دعاؤں کے خزینے سے انسان محروم ہو جاتا ہے۔

سرمد! ماں شفقت کا پیکر اور محبت کا مجسمہ ہوتی یہی ایک ہستی ہے جس کی محبت بے غرض اور بے لوث ہوتی ہے۔ میں آپ کو کیسے تسلی دوں صرف رسمی الفاظ ہی ہیں خداوند تعالی آپ کو اس صدمے کو جھیلنے کا حوصلہ عطا کرے۔ انسان مشیت ایزدی کے سامنے بے بس ہے اسے دم مارنے کی مجال نہیں۔ خدا کے آئین میں کوئی تبدیلی نہیں لا سکتا۔ موت کا ایک دن معین ہے اس مقررہ وقت کو ٹالا نہیں جا سکتا۔

[illegible]

فقط والسلام

آپ کا غمگسار

ا۔ ب ۔ج

سوال نمبر 17۔ دوست کے نام خط لکھ کر تمباکو کے مضر اثرات سے آگاہ کرتے ہوئے اُسے سگریٹ نوشی سے باز رہنے کی نصیحت کیجیے۔

کمرہ امتحان

شہر ا۔ب ۔ج۔

۲۵ اپریل ۲۰۱۹ء

پیارے دوست شبیر!

السلام علیکم ! میں بخریت ہوں اور آپ کی خیریت نیک مطلوب ہوں۔ مجھے طاہر بھائی نے بتایا ہے کہ آج کل تم چند آوارہ لڑکوں کی صحبت اختیار کیے ہوئے ہو ،کالج سے غیر حاضر رہنا اور گھر دیر سے آنا تمہارا معمول بنتا جارہا ہے۔ جس کی وجہ سے تمہارا تعلیمی معیار بہتری کی بجائے خرابی کی طرف جارہا ہے۔ بشیر تمہارے اس رویے کی وجہ سے تمہارے امی ابو بہت پریشان ہیں اور یہی وجہ ہے کہ مجھے اس سلسلے میں آپ سے رابطہ کرنا پڑا۔ یہ ایک حقیقت ہے کہ تمام نشہ آور اشیاء کا استعمال صحت انسانی کے لیے تباہ کن ہے۔ اس سے جگر، پھیپھڑے اور گردے بُری طرح متاثر ہوتے ہیں۔ پھر کچھ وقت گزرنے کے بعد پریشان، قوت برداشت میں بتدریج کمی ہونے لگتی ہے۔ تعلیم سے کوتاہی اور گھریلو ذمہ داریوں سے غفلت برتنے لگتا ہے۔ پھر اس کے نتیجے میں پورا خاندانی

عزیزم ! تم اب فرسٹ ائیر کے طالب علم ہو اور اپنا نفع و نقصان سمجھ سکتے ہو۔ میں نے آپ کو تمباکو نوشی کے دونوں پہلو بتا دیئے ہیں تاکہ تم اس کے غلط استعمال سے محفوظ رہ سکو۔ میں امید کرتا ہوں کہ تم میری ان ہدایات کی روشنی میں تمباکو نوشی کے مضر نقصانات سے آگاہی حاصل کر کے نہ صرف اپنے آپ کو محفوظ بنا سکو گے بلکہ اپنے دوستوں کو بھی اس کے مضر اور بھیانک اثرات سے آگاہ کرو گے اور انہیں بھی تمباکو اور سگریٹ نوشی کے بُرے اثرات سے بچنے کی تلقین کرو گے اور پہلے کی طرح اپنی پڑھائی کی طرف مکمل توجہ دینا شروع کر دو گے تاکہ آنے والے دنوں میں کسی قسم کی پریشانی سے بچا جا سکے۔ میری طرف سے انکل اور آنٹی کو سلام اور چھوٹے عدیل کو پیار۔

والسلام

آپ کا بھائی

ا۔ ب۔ ج۔

سوال نمبر18۔ بیرون ملک مقیم چچا کے نام خط لکھیے اور انہیں ملکی حالات سے آگاہ کریں۔

کرد امتحان

شہر ا۔ ب۔ ج۔

۱۴ مارچ ۲۰۱۹ء

پیارے چچا جان۔

اسلام و علیکم ! کافی عرصہ ہو گیا آپ کی جانب سے کوئی خیر خبر موصول نہیں ہوئی۔ امید ہے آپ خیریت سے ہوں

۲۳ مارچ قریب قریب ہے۔ میں نے سوچا آپ کو پیشگی کی مبارکباد دے دوں۔ اور اسی بہانے آپ کو ملکی حالات سے آگاہ کر دوں۔ اس دن کی اہمیت کا ہمیں بخوبی اندازہ ہے کہ اس دن مولوی فضل الحق نے قرار داد پاکستان پیش کی۔ یہ مسلمانوں کا اتحاد تھا جس کی بدولت اس قرارداد کے مطابق ایک نظریاتی ملک پاکستان وجود میں آیا۔ یہ نظریاتی ملک اس لئے وجود میں آیا کہ مسلمان حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بتائے ہوئے ضابطہ حیات پر عمل پیرا ہو سکیں، باہم میل جول، رواداری، اخوت اور اخلاق و کردار کے اعتبار سے مثالی حیثیت کے مالک بن سکیں۔ لیکن آج ہمارا ملک علاقائی فسادات، لسانی فسادات اور ردہشتگردی میں بُری طرح گھرا ہوا ہے۔ افواج پاکستان دہشت گردوں کے خلاف آپریشن پوری قوت کے ساتھ جاری رکھے ہوئے ہیں اور کامیابیاں بھی حاصل ہو رہی ہیں لیکن ہمارے سیاستدان ہیں کہ ملکی حالات کی درستگی کے لیے حکمت عملی بنانے اور اکٹھے بیٹھنے کی زحمت گوارہ نہیں کرتے۔ ایک طرف حزب اختلاف کی جماعتیں ہیں کہ ہر بات کو ایک مسئلہ بنا دیتے ہیں تو دوسری جانب حکومت ہے کہ لوگوں کو حقیقت بتانے کو تیار نہیں، کسی بھی مسئلے کی تہہ تک پہنچنے کے لیے تحقیقاتی ٹیم تو بنادی جاتی ہے الیکن اس کی رپورٹ کبھی شائع نہیں کی جاتی، ایک کے بعد دوسری اور دوسری کے بعد تیسری حکومت بن جاتی ہے لیکن کوئی بھی سچائی سے عوام کو آگاہ نہیں کرتا۔ اب لوڈشیڈنگ جیسے معمولی لیکن عوام کی جان عذاب کرنے والے مسئلے ہی کو لے لیں، 10سال گزر گئے عوام کو سبز باغ دکھائے جا رہے ہیں، موجودہ حکومت بھی 4سال سے مسئلے کی شدت میں کمی اور اس کے جلد خاتمے کا جھوٹ بولے جا رہی ہے لیکن لوڈ شیڈنگ جوں کی توں ہے، بہر حال اسکی بہت سی مثالیں ہیں جنہیں اگر شمار کرنا شروع کریں تو کئی دن گزر جائیں لیکن وہ ختم نہ ہوں۔ اور اس طرح تو ہم کسی صورت بھی نظریہ پاکستان کے بنیادی مقاصد کے حصول میں کامیاب نہیں ہو سکتے۔ اس طرح ہم نظریہ پاکستان کے استحکام میں مسلسل خطرات پیدا کر رہے ہیں۔ ہمارا تحفظ اور ہماری بقاء خطرے میں ہے۔

آپ کا بھتیجا

سوال نمبر 19۔ والدہ کی طرف سے بیٹے کے نام خط لکھیں جس میں صبح کی سیر کے فوائد سے آگاہ کیا گیا ہو۔

کمرہ امتحان

شہر ا۔ ب۔ ج۔

۲۳ فروری ۲۰۱۹ء

عزیز بیٹے حمزہ!

کافی عرصہ سے تمہارا کوئی خط نہیں ملا۔ امید ہے کہ تم خیریت سے ہو گئے۔ البتہ تمہارے ایک دوست کا خط ملا ہے جس میں اس نے ایک بات کی طرف نشان دہی کی ہے کہ تم صبح بہت دیر سے اُٹھتے ہو اور صبح کی سیر کو بھی نہیں جاتے۔ تم جانتے ہو کہ صبح کی سیر کے کتنے فوائد ہیں۔ صبح کی سیر سب سے اچھی اور مفید ورزش سمجھی جاتی ہے۔ اس سے انسان کی روح اور ذہن کو اطمینان حاصل ہوتا ہے۔ صبح کی سیر سے انسان قدرت کے نزدیک ہو جاتا ہے۔ یہ دل کو بھی مضبوط کرتی ہے اور بہت سی خطرناک بیماریوں سے بچاتی ہے۔ صبح کی سیر سے بلڈ پریشر اور دل کی بیماری سے بھی نجات ملتی ہے۔ اس کے علاوہ بھی اس کے بہت سے فوائد ہیں۔

میں اُمید کرتی ہوں کہ تم میری نصیحت پر عمل کرو گے اور صبح کی نماز پڑھنے کے بعد صبح کی سیر کو بھی جایا کرو گے۔ اس سے تمہارا سارا دن بہت اچھا اور خوش گوار گزرے گا۔

والسلام

ا۔ ب۔ ج۔

سوال نمبر 20۔ چھوٹے بھائی کے نام خط لکھیں کہ اسے موبائل فون کے نقصانات سے آگاہ کیجئے۔

شہر ا۔ ب۔ ج۔

۲۴ اپریل ۲۰۱۹ء

عزیز بھائی شعیب بلال !

السلام علیکم ! میں بخیریت ہوں اور آپ کی خیریت خداوند کریم سے نیک مطلوب ہوں۔

مجھے بڑے بھائی صاحب نے بتایا ہے کہ ابا جان نے آپ کو موبائل فون کی سہولت فراہم کر دی ہے میں چونکہ ملازمت کے حوالے سے آپ سے دور ہوں اس لئے میرا دل چاہتا ہے کہ آپ کو موبائل فون کے فوائد و نقصانات سے آگاہ کر دوں تاکہ آپ موبائل فون سے صحیح طور پر مستفید ہو سکیں۔

عزیز! موبائل فون نے جغرافیائی فاصلوں کو کم ہی نہیں کیا بلکہ اسے ختم کر دیا ہے اس کے ذریعے فاصلاتی گفتگو نے باہمی میل جول میں گراقدر اضافہ کیا ہے۔ موبائل سے زندگی کے تقریباً ہر شعبے میں رابطہ کی ایسی سہولت حاصل ہو گئی ہے جس کی وجہ سے معیشت ہو یا معاشرت علم ہو یا تحقیق، اشتہارات ہوں یا تبلغ، تجارت ہو یا تعلیم، ہر شعبہ زندگی میں اشتراک و باہمی رابطے کے امکانات انتہائی وسیع ہو گئے ہیں اس سہولت سے معاشی، معاشتی تعلیمی اور تفریحی فوائد حاصل ہوئے ہیں۔

عزیز! جہاں موبائل کے اتنے فوائد ہیں وہاں اس کے بہت سے نقصانات بھی ہیں اس کا سب سے بڑا نقصان تو یہ ہے کہ گمراہی کے بے شمار دروازے کھل جاتے ہیں اور باقاعدہ تربیت نہ ہونے کی وجہ سے بزرگوں کو پتہ بھی نہیں چلتا کہ کب پانی سر سے گزر گیا ہے۔ ان بے راہ روی کی بدترین صورت تو یہ ہے کہ نوجوان لڑکے لڑکیاں اس کے ذریعے محض لطف و تفریح کے لئے ایک دوسرے رابطے کرتے ہیں۔ جس سے وہ اپنی تعلیم کی طرف توجہ نہیں دیتے اور نقصان اُٹھاتے ہیں۔ ایک طالبعلم کی حیثیت سے آپ کا صرف تعلیم حاصل کرنا ہی اصل مقصد ہے۔

عزیز! تم اب فرسٹ ائیر کے طالب علم ہو اور اپنا نفع و نقصان سمجھ سکتے ہو۔ میں نے تمہیں موبائل کے دونوں پہلو بتا دیئے ہیں تاکہ تم اس کے غلط استعمال سے محفوظ رہ سکو۔ میں اُمید کرتا ہوں کہ تم میری ان

میری طرف سے امی جان اور ابو جان کی خدمت میں آداب اور قدم بوسی ۔ حلیمہ کو پیار۔

فقط والسلام

آپ کا بھائی

ا۔ ب۔ ج۔

سوال نمبر 21۔ دوست کے والد کی وفات پر اظہار تعزیت کا خط لکھیں۔

کمرہ امتحان
شہر ا۔ ب۔ ج۔
۳۳ اپریل ۲۰۱۹ء

میرے پیارے دوست محسن !

السلام علیکم !

کل اکرم کی زبانی معلوم ہوا کہ آپ کے والد صاحب اس دنیائے فانی سے عالم بقا کو سدھار چکے ہیں۔ یہ خبر مجھ پر بجلی بن کر گری آنکھیں اشکبار ہو گئیں۔ وہ تو مجھے اپنا بیٹا سمجھتے تھے اور میری کامیابی کی دعائیں کیا کرتے تھے۔ تمہارا خیال آیا کہ تم پر بیتی ہو گی۔ باپ کے اُٹھ جانے سے تو دنیا ویران ہو جاتی ہے۔ دل کی کائنات لٹ جاتی ہے پیار کا سائبان سر سے اُتر جاتا ہے اور دعاوں کے خزینے سے انسان محروم ہو جاتا ہے۔

محسن ! باپ شفقت کا پیکر اور محبت کا مجسمہ ہوتا ہے یہی ایک ہستی ہے جس کی محبت بے غرض اور

کو جھیلنے کا حوصلہ عطا کرے۔ انسان مشیت ایزدی کے سامنے بے بس ہے اسے دم مارنے کی مجال نہیں۔ خدا کے آئین میں کوئی تبدیلی نہیں لا سکتا۔ موت کا ایک دن

معین ہے اس مقررہ وقت کو ٹالا نہیں جا سکتا۔ ایسے موقعوں پر انسان صبر و شکر کے سوا اور کیا کر سکتا ہے۔ صبر کرو اور نماز پنجگانہ ادا کیا کرو تمہارا نماز پڑھنا اُن کے لیے اللہ کے حضور میں دعاوں کا وسیلہ ہو گا۔ فقط والسلام

آپ کا غمگسار

ا۔ ب۔ ج۔

سوال نمبر 22۔ چھوٹے بھائی کو خط لکھ کر سچ بولنے اور جھوٹ سے بچنے کی تلقین کریں۔

کمرہ امتحان

شہر ا۔ ب۔ ج۔

۱۲ جنوری ۲۰۱۹ء

حفیظ میاں ! السلام و علیکم

کافی عرصہ ہو گیا تمہاری جانب سے کوئی خیر خبر موصول نہیں ہوئی جس کی وجہ سے مجھے تمہارے بارے میں کافی تشویش لاحق ہے۔ امید ہے تم خیریت سے ہو گے اور اس خط کے ملتے ہی میرے خیال کی تصدیق کے لئے اپنے بارے میں لکھو گے۔

مجھے اطلاع ملی ہے کہ تم جھوٹ جیسی انتہائی بری عادت میں مبتلا ہو چکے ہو اور بات بات پر جھوٹ بولتے ہو۔ حفیظ ! آپ میرے چھوٹے بھائی ہیں آپ کو نصیحت کرنا میرا فرض ہے۔ میرے بھائی اگر معاشرتی لحاظ سے

جھوٹ ایک سے دوسرے سے ہوتا ہوا آگے سفر کرتا ہے تو اس کے بد اثرات بھی بڑھ جاتے ہیں۔ جھوٹ انسان کیلئے دونوں جہانوں میں باعث ذلت ہے۔ توجہ فرمایئے کہ جھوٹ کتنی بڑی برائی ہے کہ جس کو ہم سمجھنے کے لئے تیار نہیں اور ہماری معاشرتی زندگی میں یہ عنصر کس درجہ سرایت کر چکا ہے کہ جھوٹ و سچ کی تمیز ہی ختم ہوتی جارہی ہے اور یہ صورتحال بحیثیت مسلمان ہمارے لئے باعث تشویش وندامت ہونی چاہیئے۔ اسلامی تعلیمات میں جھوٹ کو بہت بُرا جانا جاتا ہے۔ اس سے مکمل گریز کا حکم دیا گیا ہے۔ بلکہ ایک حدیث مبارکہ میں تو یہاں تک کہا گیا ہے کہ مومن کبھی جھوٹا نہیں ہو سکتا۔

حفیظ میاں! سچائی کی اہمیت کا اندازہ تم اس بات سے لگا سکتے ہو کہ محسن انسانیت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ہمیشہ سچ بولنے کی تعلیم دی اور جھوٹ بولنے سے منع فرمایا۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہمیشہ سچ بولتے تھے، حتی کہ آپ کو نبی ور سول ماننے والوں نے بھی آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی سچائی اور امانت داری سے متاثر ہو کر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو صادق اور امین ہے القاب سے نوازا۔

دعا ہے کہ اللہ پاک ہمیں سچ بولنے کی توفیق عطا فرمائے اور اس کے ثمرات سے مالا مال فرمائے، جھوٹ اور اس کے زہریلے اثرات سے ہمیشہ کے لیے ہمیں محفوظ فرمائے۔ آمین ثم آمین۔

آپ کا بھائی

ا۔ ب۔ ج۔